سید یونس الحسنی

فرات و دجلہ لہولہو ہیں

امریکی صدر بش نے دنیا پر بالادستی کے لیے دھونس، دھاندلی، ظلم وستم اور جفا کوشی کا ایک طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد اس سپر پاور نے اصل ہدف کی سمت' رخِ قہر و جبر موڑ لیا ہے۔ ٹونی بلیئر اور چند طفیلی ملک اس کے ہم رکاب ہیں۔ اسلام اور فرزندان اسلام ان ابلیسان وقت کو ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ ماضی بعید میں صلیب وہلال کی کشمکش کے نتائج تادم تحریر ان کے قلوب واذہان میں تر وتازہ ہیں جو انہیں ہمہ وقت بیاکل رکھتے ہیں۔ انتقام کی آتش فشانی کیفیات ہر وقت لاوا اگلتی رہتی ہیں اور وہ اپنی سطوت رفتہ کے خیالات میں ہچکولے کھا کر دل گرفتہ ہو جاتے ہیں۔ اس پس منظر میں اپنی سپر پاور کی حیثیت کے استعمال کا جو راستہ انہوں نے چنا' امارت اسلامی افغانستان اس کا پہلا شکار تھا۔ وہاں غارت گری اور اپنے نامشکور مشن کی تکمیل کے بعد بش جونیئر نے گندی زبان (DIRTY LANGUAGE) سے اضح کیا تھا کہ:

> ''امریکہ کے لیے خطرہ بننے والے ہر ملک کے خلاف فوجی کارروائی کریں گے۔ خطرناک ہتھیار بنانے والے ملکوں پر بغیر کسی پیشگی وارننگ کے حملہ کریں گے۔ صدام حسین کو سبق سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ فوج عراق کے خلاف بڑی فوجی کارروائی کے لیے تیار ہو جائے۔''
>
> (روزنامہ ''اسلام'' ۲۳ر جولائی ۲۰۰۲ء)

چنانچہ دنیا بھر کی مخالفت، مذمت اور مزاحمت کو حقارت سے ٹھکراتے ہوئے امریکہ نے دولم چھڑوں کے ساتھ مل کر عراق پر حملہ کر دیا۔ زمین فضا اور سمندروں سے اس پر آتش وآہن کی برکھا برسائی، جدید ترین مہلک ہتھیار آزمائے' جن میں بموں کی نوتراشیدہ ماں بھی شامل ہے۔ ہر پندرہ منٹ بعد ٹام ہاک کروز میزائلوں کی بوچھاڑیں اس پر مستزاد ہیں۔ روس، چین، فرانس، جرمنی اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے مسٹر بش کو جارحیت سے روکنے کی تمام اخلاقی واصولی کوششیں کیں۔ مہذب دنیا نے پرزور اپلیں کی تھی۔ رومن کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال دوم نے بھی بظاہر اس لاقانونیت کی حمایت سے انکار کیا۔ بش، بلیئر کا نعرہ ہے ''ہم عراقی عوام کو آزادی دلانے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔'' لیکن عملاً صورت حال بالکل الٹ نکلی۔ اتحادیوں کی طرف سے سول آبادیوں پر ہولناک بمباری سے معلوم ہونے والے حقائق بے پناہ ہلاکتوں کا پتا دیتے ہیں۔ ایک وین پر بم پھینک کر ایک ہی گھر کے دس افراد موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ بعد میں رمزفیلڈ اور ٹومی فرینکس ٹی وی پر پسماندگان سے معافی مانگتے دکھائے گئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے جب سویلین

آبادی کا بے دریغ قتل عام کیا جا رہا تھا تو وہ کون سے عراقی عوام تھے' جنہیں آزادی دلانے کا سلوگن بلند کیا گیا؟ اس کا کوئی جواب بش اور بلیئر کے پاس نہیں۔ کولن پاول بھی ترکی ٹی وی پر ایسے ہی تند و تیز سوالات کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ الزام لگایا جا رہا ہے کہ:

☆ صدام حسین نے وسیع پیمانے پر تباہی والے ہتھیار چھپائے ہوئے ہیں۔

☆ زہریلی گیسوں کا بہت بڑا ذخیرہ کر رکھا ہے جو بغاوت کچلنے کے لیے استعمال کی جائے گی۔

☆ تباہ کن میزائلوں کی بڑی تعداد موجود ہے جو نہتے عوام اور اسرائیل کے لیے خطرے کا سبب ہیں۔

☆ صدام حسین نے انسانی حقوق کی شدید ترین خلاف ورزیاں کی ہیں۔

جواباً استفسار کیا جانا چاہیے کہ:

☆ ایٹم، نیوٹران، ہائیڈروجن، کلسٹر اور ڈرٹی بموں کی بھرمار تو امریکہ و برطانیہ دونوں کے پاس ہے اور بموں کی ماں اس پر مستزاد۔

☆ زہریلی گیسیں امریکہ و برطانیہ اور دیگر طاقتوں کے پاس بھی بڑی مقدار میں ذخیرہ ہیں اور خود امریکہ نے ویت نام کی جنگ میں استعمال کی تھیں۔

☆ ٹام ہاک کروز میزائلوں کا لاکھوں پر مشتمل ذخیرہ امریکہ کے پاس موجود ہے اور عراق پر انہی کی برسات کی گئی۔

☆ اسرائیل آئے روز عربوں کے خون سے ہولی کھیلتا رہتا ہے۔ یہودیوں نے ارض فلسطین پر قابض ہو کر اسرائیل قائم کیا' اب وہ تمام عرب ممالک کی سلامتی کے لیے خطرہ بنا ہوا ہے۔

☆ خود ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ میں انسانی حقوق بری طرح پامال ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ برطانیہ سے جلاوطن کئے گئے قزاقوں اور جرائم پیشہ لوگوں کی بڑی تعداد امریکہ میں آباد کی گئی۔ انہوں نے یہودیوں کی طرح اصل وارثان مملکت ستر لاکھ ریڈ انڈینز کے خون کی ندیاں بہا کر امریکہ پر قبضہ کیا جو آج تک جاری ہے۔ ان گوروں نے کسی رنگدار شخص کو امریکی صدارت، نائب صدارت، وزارت خارجہ، دفاع اور خزانہ وغیرہ پر آج تک متمکن نہیں ہونے دیا۔ یہ حالات کا جبر ہے کہ لاقانونیت کے دلدادہ بے کردار گروپوں کا لیڈر دوسروں کو انسانی حقوق کا درس دیتا نظر آ رہا ہے۔ محض اپنی جھوٹی انا کی تسکین کے لیے وہ صحرائے عرب کو خون کے سمندر میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے گھناؤنے مقاصد کی طویل فہرست میں بنیادی نکات یہ ہیں:

☆ عراق عربوں میں واحد ملک ہے جس کی بہترین لڑاکا فوج ہے۔ اسی سے اسرائیل کی سلامتی کو خطرہ ہے۔ لہٰذا اسے نہتا کرنا انتہائی ضروری ہے' ورنہ علاقائی امن نابود رہے گا۔

☆اسرائیل کومحفوظ بنانے کے لیے لازم ہے کہ عراق پر قبضے کے بعد اسے کم از کم تین یا چار نئی مملکتوں میں تقسیم کر کے عربوں کا جغرافیہ بدل دیا جائے تاکہ مستقبل قریب و بعید میں وہ صیہونیوں کے رحم و کرم پر رہیں اور کسی بھی طرح مزاحمت کا حوصلہ نہ کر سکیں۔

☆سیال مادے کی دولت چوس کر وہ سعودی عرب کو کنگال کر چکا ہے۔عراق میں اس کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں۔ امریکی برطانوی زوال پذیر معیشت میں نئی روح پھونکنے کے لیے ان وسائل پر غاصبانہ قبضہ کر لیا گیا۔

ان نامعقول مقاصد پر غور کر کے بکری کے بچے اور بھیڑیئے کی کہانی یاد آتی ہے۔وہ بیچارے بچے کو کھانے کے کئی عذر تراشتا اور بالآخر جھلا کر اسے چیر پھاڑ دیتا ہے۔کچھ ایسا ہی حال عراق اور اتحادیوں کا ہے۔عراقی مسلمان دیگر مسلم ممالک سے معاونت کی اپیلیں کرتے رہے مگر یہاں ''زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد'' والی بات تھی۔اس وقت امریکہ اور اتحادی عراق پر قابض ہیں۔کل کیا المیہ رونما ہو گا؟ قلم کو اس گھناؤنی پیش گوئی کا یارا نہیں۔البتہ ایسا لگ رہا ہے کہ مرکز اسلام سے لے کر پاکستان تک سبھی شاخ گل پہ زمزموں کی دُھن تراشنے میں مگن ہیں اور نشیمنوں پہ بجلیوں کا کارواں گزر رہا ہے، ہم بحیثیت امت مسلمہ ایک نئے کربلا سے گزر رہے ہیں، دجلہ وفرات پھر سے خون آلود ہیں، ریگستانوں میں خیمے جل رہے ہیں، معصوم کلیاں مسلسل بن کھلے مرجھا رہی ہیں، پھول بری طرح بکھر کر پامال ہو رہے ہیں، آبادیاں ویران ہیں، بے گور و کفن لاشے گھوڑوں کی بجائے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سے روندے جا رہے ہیں۔ہر گھر سے آہ و بکا بلند ہو رہی ہے، عراقیوں کی جان پہ بن آئی ہے اس سے پہلے کہ وہ نہ رہیں ریگ کربلا کے ہم زبان ہو کر تاریخ کو دہرا رہے ہیں۔صدا بلند ہو رہی ہے۔شاید کوئی سنے نہ سنے میں سن رہا ہوں۔وہی ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کی صدا:

هل من ناصرٍ ينصرنا هل من ناصرٍ ينصرنا؟

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 29 مئی 2003ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی **سید عطاء المہیمن بخاری** دامت برکاتہم (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

نوٹ: رات قیام کرنے والے موسم کے مطابق حضرات بستر ہمراہ لائیں۔

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961